سے جن حضرات کو نبوت ملی، جیسے حضرت عیسٰیؑ، وہ اگر قیامت سے پہلے تشریف لائیں تو ان کو تو نبوت پانچسو برس پہلے مل چکی ہے، ان کا آنا اس کے منافی نہیں۔ آپکے بعد قیامت تک کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

پس جبکہ ہمارے آئین میں یہ دفعہ رکھی گئی ہے کہ ملک کا سربراہ مسلم ہوگا تو ہم آپ کی وساطت سے اپنے معزز وزیر قانون سے استدعا کرتے ہیں کہ یہاں علماء کے جتنے طبقے موجود ہیں سب کو اس مفہوم پر میرے ساتھ متفق پائیں گے۔ اس لئے اگر ہم نے آئین میں مسلمان کی تعریف کا معاملہ طے کر دیا تو بہت سی مشکلات اور مسائل سے نکل جائیں گے۔ (حضرت کی تقریر کو صرف پانچ چھ منٹ گذرے تھے اور کئی اہم امور پر گفتگو باقی تھی کہ اسپیکر نے وقت ختم ہونے کا اعلان کر کے تقریر ختم کر دی۔ حضرت نے اس کے بعد سوالیہ انداز میں ایوان سے اس تعریف پر رائے معلوم کرنا چاہی جس پر تمام حزب اختلاف نے مکمل اتفاق ظاہر کیا اور حزب اقتدار نے خاموشی اختیار کی۔

مولانا مفتی محمود صاحب

—— پارلیمانی لیڈر جمعیۃ العلماء اسلام ——

(۱۷ اپریل ۱۲ بجے)

جناب صدر آج جبکہ ہم اس ایوان میں جمع ہیں، عبوری آئین پر بحث ہمارے لئے بڑی مشکل ہے۔ ہمارے لئے اس آئین کی ہر دفعہ کی حمایت بھی ناممکن ہے اس لئے کہ دفعات میں بہت سی خامیاں موجود ہیں اور اگر اس آئین کی مخالفت کریں تو ادھر مارشل لا کی تلوار بھی ہمارے سروں پر لٹک رہی ہے۔ اگر یہ آئین پاس ہوتا ہے تو مارشل لاء یہاں سے ہٹتا ہے اور نجات ملتی ہے۔ اور اگر پاس نہ ہوا تو نہ معلوم کتنی مدت اور بھی قائم رہتا ہے۔ بہر حال پھر بھی جو خامیاں ہمیں نظر آتی ہیں اسکی نشاندہی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

جناب صدر ہم سمجھتے ہیں کہ اس ملک کو بناتے وقت یہ نعرہ لگایا گیا تھا کہ پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ ہوگا۔ اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ۲۴ سال تک حکمرانوں اور سیاستدانوں نے اسلام کو سیاسی اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے ہمیشہ استعمال کیا ہے۔ لیکن یہاں تک اسلام کا نظریہ اور دین و مذہب کا تعلق ہے تو اس سے انحراف کی تمام کوششیں جاری ہیں۔ اس آئین میں ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا ہے۔ مگر بنظر عمیق دیکھنے پر بھی اسلام کی کوئی بات نظر نہیں آتی۔ ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء کے آئینوں میں بھی اس کا نام یہی رکھا گیا تھا مگر دوربین لگا کر بھی اس نظام میں اسلام کی کوئی بات دیکھ نہیں سکتے۔ جمہوریہ اس کو کہا گیا، مگر جمہوریت کی کوئی بات اس میں کہیں

> عبوری آئین نہ اسلامی ہے نہ جمہوری۔
> مذہبی عقیدے سے مقدم ہوتے ہیں۔
> قانون بعد میں آتا ہے۔

نہیں مل سکتی۔ اور اب بھی ملک مارشل لاء کے تسلط میں چل رہا ہے۔

مذہب سرکاری۔ اسلام میرے محترم صدر! بالکل معمولی سی بات ہے کہ محترم وزیر قانون سے (جن کا میرے دل میں احترام ہے) ہم نے مطالبہ کیا کہ آپ یہ دفعہ بھی آئین میں رکھ دیں کہ اس ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ اسلامی ممالک مصر، لیبیا کے دساتیر (جن کو بہت سوں نے سوشلسٹ قرار دیا) میں بھی یہ دفعہ موجود ہے کہ دین الدولۃ ھو الاسلام۔ تو وہ ملک جو اسلام کے نام سے قائم نہیں ہوئے وہاں بھی ایسی دفعہ موجود ہے —— تو یہاں اگر اس دفعہ کو شامل کر دیا جاتا تو پاکستان کے کروڑوں مسلمان مطمئن ہو جاتے مگر اس معمولی سی بات سے بھی گریز کیا جا رہا ہے۔

بنیادی حقوق کے نام پر ارتداد کی چھٹی —— یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بن سکے گا۔ یہ بات بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایک دھوکہ ہے اس لئے کہ بنیادی حقوق کی دفعات اسکی نفی کرتی ہیں۔ مثلاً ان دفعات میں مذہبی آزادی کے عنوان میں وضاحت سے کہا گیا ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ جو مذہب اور عقیدہ چاہے قبول کر سکتا ہے۔ اس میں گویا مسلمان کو عیسائی، یہودی، ہندو اور مرزائی بننے کا حق دیا گیا ہے۔ مرتد ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ مگر اسلامی قانون سازی کہتی ہے کہ من بدل دینہٗ فاقتلوہٗ اسلامی قانون کے تحت اگر اس ہاؤس میں ہم قانون سازی کا کام شروع کریں، تو ایسے شخص کو قتل مرتد کی سزا تجویز کریں گے۔ اس لئے کہ اللہ کا ارشاد ہے: انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا أن یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف۔ الآیۃ اس طرح حدیث میں ہے: من بدل دینہٗ فاقتلوہٗ۔ جس نے اپنا دین بدل دیا اسے قتل کر دو۔

قرآن وسنت کی ان تصریح کے باوجود ہم اب یہ سزا تجویز نہیں کر سکتے اس لئے کہ آپ نے آزادئ مذہب کے نام سے اسے اس آئین میں حق دیدیا ہے۔ مگر مسلمان کے لئے سب سے عظیم جرم ارتداد ہے، زنا، شراب خوری، سود خوری، ڈاکہ زنی کا جرم اس سے کم ہے، مگر کم سے کم جرم پر سزا نہیں ہو سکتی، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کسی طرح اسلامی نہیں کہلا سکتا۔ (اس مرحلہ پہ ایوان کے حزب اختلاف کے ساتھ گیلریوں میں بھی زور دار تالیاں بجائی گئیں۔ ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے جانے پر سپیکر نے غیر ممبر حضرات کو کسی قسم کے تاثرات ظاہر کرنے سے روک دیا۔)

عائلی قوانین کی شکل میں مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو سلب کیا گیا ہے جناب صدر! مذہب کی آزادی کی اس دفعہ پر جہاں ہم معترض ہیں۔ وہاں ہمیں ایک گونہ خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ اس دفعہ کے